علل الحدیث اور فقہی احکام پر اس کا اثر

Hidden defect in Hadith and its impact on Fiqh

ڈاکٹر عرفان اللہ*

سریر خان**

Abstract

After the Holy Quran, the Sunnah of the Holy prophet Hazrat Muhammad (ﷺ) is the second source of Islamic law. A Hadith is composed of two parts: the Matan(text) and the Isnad(chain of narrators).The acceptance of a Hadith is based on the authentic Isnad. Abdullah bin Mubarak says: "Isnad is part of the religion, had it not been for isnad, whoever wished to would have said whatever he liked". Muhaddithin(Scholar of Hadith) have declared isnad, as the basis for the determining the authenticity of a Hadith. For this purpose they have formulated elaborate rules and criteria. They have not only formulated rules for the validation of the apparent aspects of the narration, but for the hidden ones as well, There are five conditions for the validation of a Hadith, one of them is that the narration should be free of apparent as well as hidden defects. Muhaddithin have termed the hidden defect as "Illat", it consists of two factors, one is that the defect should be hidden and the other is that it should impact the narration. A defect may relate either to isnad, such as elevating a suspended hadith or connecting a disconnected hadith, or to the text such as insertion of words that do not belong to the text, or it may relate to both the isnad and text. The Shari Ahkaam (Islamic provisions) is based on the Holy Quran and the sunnah of the Holy prophet (ﷺ).consequently, if a Hadith has some hidden defect then the Shari Ahkaam derived from it is bound to be defective. Some scholars reject a Hadith altogether if it contains hidden defect, while other provide an explanation for the illat and validate the Hadith. In this article meaning of illat, its kinds and its impacts on the views of jurists (Scholars of jurisprudence) is discussed in a scholarly manner.

Keywords:*Hidden defect, Impact, Authenticity, Elevating, Elaborate rules.*

حدیث کا لغوی معنی (Literal meaning of Hadith)

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں۔

** پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں۔

لفظِ حدیث تحدیث سے اسم ہے جس کے معنیٰ خبر دینے کے ہیں(*Give information*)"هُوَ اسْمٌ مِنَ التحديث، وَهُوَ الْإِخْبَارُ "۔[1]ارشادِ ہے: وَ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ[2]۔"کیا تمہارے پاس موسیٰؑ کی بات آئی ہے"۔بعض علماء کے نزدیک لفظِ حدیث میں جدت کا مفہوم پایا جاتا ہے،اس طرح حدیث قدیم کی ضد ہے(*Antonym of old*)،حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: اَلْمُرَادُ بِالْحَدِيثِ فِي عُرْفِ الشَّرْعِ مَا يُضَافُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّهُ أُرِيدَ بِهِ مُقَابَلَةُ الْقُرْآنِ لِأَنَّهُ قَدِيمٌ۔[3]"شرعی اصطلاح میں حدیث سے مراد وہ چیز ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوں گویا حدیث کا لفظ قدیم کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے،اس لیے قرآن قدیم ہے اور حدیث اس کے مقابلہ میں جدید ہے"۔

حدیث کا اصطلاحی معنیٰ(*Conventional meaning of Hadith*)

حافظ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں:اَلْحَدِيثُ النَّبَوِيُّ هُوَ عِنْدَ الْإِطْلَاقِ يَنْصَرِفُ إِلَى مَا حُدِّثَ بِهِ عَنْهُ بَعْدَ النُّبُوَّةِ: مِنْ قَوْلِهِ وَفِعْلِهِ وَإِقْرَارِهِ، فَإِنَّ سُنَّتَهُ ثَبَتَتْ مِنْ هَذِهِ الْوُجُوهِ الثَّلَاثَةِ۔[4]" شرعی اصطلاح میں حدیث سے مراد وہ اقوال، اعمال اور تقریر ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جانب بعثت کے بعد منسوب ہوں"۔امام سخاویؒ کہتے ہیں: مَا أُضِيفَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا لَهُ أَوْ فِعْلًا أَوْ تَقْرِيرًا أَوْ صِفَةً، حَتَّى الْحَرَكَاتُ وَالسَّكَنَاتُ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ۔[5]"نبی ﷺ کی طرف جو منسوب کیا جائے قول، فعل، تقریر یا صفت حتیٰ کہ بیداری اور نیند کی حالت کی حرکات و سکنات بھی حدیث کہلاتی ہے"۔

"Hadith means, the words spoken or an act done or a confirmation given by the Holy prophet Muhammad (ﷺ)".

العلل کا لغوی معنیٰ(*Literal meaning of al-'Ilal*)

(عَلَّ) الْعَيْنُ وَاللَّامُ أُصُولٌ ثَلَاثَةٌ صَحِيحَةٌ ،لفظِ عَلَّ لغت میں تین معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے: اول"تَكَرُّرٌ أَوْ تَكْرِيرٌ" یعنی کسی کام کے بار بار کرنے یا ہونے میں،الْعَلَلُ،"اَلشَّرْبَةُ الثَّانِيَةُ" یعنی دوسری مرتبہ پینے کو کہاجاتا ہے۔اور کہا جاتا ہے"وَيُقَالُ أَعَلَّ الْقَوْمُ، إِذَا شَرِبَتْ إِبِلُهُمْ عَلَلًا "یعنی یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی قوم کے اونٹ دوسری مرتبہ پانی پی لے۔دوم " عَائِقٌ يَعُوقُ "روکنا یا باز رکھنا، قَالَ الْخَلِيلُ: الْعِلَّةُ حَدَثٌ يَشْغَلُ صَاحِبَهُ عَنْ وَجْهِهِ. وَيُقَالُ اعْتَلَّهُ عَنْ كَذَا، أَيِ اعْتَاقَهُ. قَالَ: فَاعْتَلَّهُ الدَّهْرُ وَلِلدَّهْرِ عِلَلٌ ،علت وہ نئی چیز ہے جو اپنے صاحب کو اپنے آپ سے مشغول کرلے اور کہاجاتا ہے کہ اُس نےاُس کو اِس طرح کے کام سے باز

رکھا،اور کہا جاتا ہے کہ اس کو زمانے نے باز رکھا اور زمانے کے رکوانے کے اسباب بہت ہیں۔سوم اَلْعِلَّۃُ بمعنیٰ اَلْمَرَضُ۔ قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ: عَلَّ الْمَرِيضُ "یعنی وہ علیل اور بیمار ہے"۔[6]

العلل کا اصطلاحی معنیٰ (Conventional meaning of al-'Ilal)

امام حاکمؒ کہتے ہیں:فَإِنَّ الْمَعْلُولَ مَا يُوقَفُ عَلَى عِلَّتِهِ أَنَّهُ دَخَّلَ حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ، أَوْ وَهِمَ فِيهِ رَاوٍ أَوْ أَرْسَلَهُ وَاحِدٌ، فَوَصَلَهُ وَاهِمٌ۔[7] "معلول حدیث وہ ہوتی ہے جس کی علت کے بارے میں یہ پتہ چلے کہ راوی نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا ہے یا راوی کو وہم ہوا ہے یا راوی نے تو اسے مرسل بیان کیا ہے مگر جسے وہم ہوا ہے وہ اسے موصول بیان کر رہا ہے"۔

حافظ ابن الصلاحؒ کہتے ہیں: فَالْحَدِيثُ الْمُعَلَّلُ هُوَ الْحَدِيثُ الَّذِي اطُّلِعَ فِيهِ عَلَى عِلَّةٍ تَقْدَحُ فِي صِحَّتِهِ مَعَ أَنَّ ظَاهِرَهُ السَّلَامَةُ مِنْهَا۔[8] "وہ حدیث جس میں کسی علت کی وجہ سے اس کی صحت مجروح ہوجائے، حالانکہ ظاہر میں کوئی خرابی معلوم نہ ہو"۔

"Ama'lul (defective) hadith is one which appears to be sound (Sahih), but some hidden defect is present in it which impacts its validity".

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: والعلة أعم من أن تكون قادحة أو غير قادحة خفية أو واضحة۔[9] "اور علت عام ہے چاہے وہ عیب دار ہو یا نہ ہو، اور چاہے چھپا ہوا ہو یا ظاہر"۔

علت کے اقسام (Kinds of 'Illat)

علت سند اور متن دونوں میں ہوسکتی ہیں ، کبھی وہ سند کی حد تک محدود ہوتی ہے اور کبھی سند اور متن دونوں کو داغ دار کر دیتی ہیں۔ محل اور قدح کے اعتبار سے علت کی پانچ اقسام ہیں۔[10]

(1) سند میں علت ، اور قدح نہ سند میں اور نہ متن میں (Defect in sanad and affecting neither sanad nor matan)

بعض اوقات سند میں علت ہو مگر اس کا اثر نہ تو سند پر ہو او نہ متن پر۔اس کی مثال وہ احادیث ہیں جن کو مدلّس راوی عنعنہ سے روایت کرے اور وہ دوسرے طرق سے ثابت ہوں جن میں سماع کی تصریح ہوں تو اس طرح یہ علت غیر قادح ہوئی۔[11]

(2) سند میں علت ہو اور قدح بھی سند میں ہو (Defect in sanad and affecting sanad only)

اس کی مثال یہ ہے: يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ۔اس حدیث کے حوالے سے حافظ ابن الصلاح کہتے ہیں: فَهَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ، وَهُوَ مُعَلَّلٌ غَيْرُ صَحِيحٍ، وَالْمَتْنُ عَلَى كُلِّ حَالٍ صَحِيحٌ، وَالْعِلَّةُ فِي قَوْلِهِ: " عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ "، إِنَّمَا هُوَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ۔[12]

(3)سند میں علت ہو اور قدح سند اور متن دونوں میں ہو(Defect in sanad and affecting both (sanad and matan

اگر حدیث میں ارسال یا وقف یا ضعیف راوی کی تبدیلی ثقہ راوی سے ہو تو اس سے سند اور متن دونوں متاثر ہوجاتے ہیں۔اس کی مثال حماد بن اسامہ الکوفی کی روایات ہیں جو اس نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر(شام کے ثقہ راوی تھے)کی طرف منسوب کی ہیں۔عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کوفہ آئے تو بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث نقل کی،لیکن حماد بن اسامہ نے اس سے کچھ نہیں سنا،پھر عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم کوفہ آئے جو شام کے ضعفاء میں سے ہے،حماد بن اسامہ نے ان سے احادیث سنی اور اس سے نام پوچھا تو اس نے کہا عبدالرحمٰن بن یزید ،پس حماد بن اسامہ نے گمان کیا کہ یہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ہے اور اس کی طرف سے احادیث بیان کرنا شروع کیا۔[13]

(4)متنمیںعلتہواور قدحنہسندمیںہواور نہمتنمیں(Defect in matn and affecting neither (matn nor sanad

صحیحین کے احادیث میں الفاظ کا جو اختلاف واقع ہوا ہے، جب علماء ان میں تطبیق کرتے ہیں تو متن سے وہ علت ختم ہوجاتا ہے۔[14]

(5)متن میں علت ہو اور قدح صرف متن میں ہو(Defect in matn and affecting matn (only

صحیح مسلم میں روایت ہے:عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ}.[15]محدثین نے اس حدیث کے متن کو معلل قرار دیا ہے کیوں کہ اس حدیث کو اکثر رواۃ نے اس طرح نقل کیا ہے:كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.[16] یہ متفق علیہ حدیث ہے۔محدثین کہتے ہیں کہ صحیح مسلم والی پہلی حدیث میں تسمیہ نہ پڑھنے کی جو نفی ہے یہ روایت بالمعنیٰ ہے یعنی اس کے رواۃ نے " كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "سے یہ

معنٰی لیا ہے کہ وہ بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے حالانکہ اس کا صحیح معنٰی یہ ہے کہ صحابہ کرام نماز کی ابتداء جس سورۃ سے کرتے تھے وہ سورۃ الفاتحہ ہےاور اس حدیث میں تسمیہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔[17]

فقہ کا لغوی معنی(Literal meaning ofFiqh)

لفظ فقہ کے لغوی معنی فہم اور سمجھ کے ہیں(Fiqh means understanding)۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ[18]"تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں"۔اور دوسری جگہ ارشاد ہے:وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ[19]"لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے"۔اور عرب کہتے ہیں:فَقِهْتُ كَلَامَكَ، أَيْ فَهِمْتُهُ"یعنی میں تمہارا کلام سمجھ گیا"۔[20]

فقہ کا اصطلاحی معنی(Conventional meaning of Fiqh)

أَلْعِلْمُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ الْمُكْتَسَبِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ[21]

"فقہ شرعی عملی احکام کا وہ علم ہے جو اُن کے تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جائے"۔

"The knowledge of the practical Shar'ai matter that are derived from their elaborate evidences".

علت کا فقہی احکام پر اثر(Impact of I'llat on Fiqh)

حدیث میں علت کی وجہ سے فقہ کے حوالے سے فقہاء کے آراء میں اختلاف واقع ہوا ہے۔اس حوالے سے چند احادیث،ان میں علت اور اُن میں فقہاء کے آراء میں اختلاف کا بیان قابل ذکر ہیں۔

(1) گانا بجانا اور اس کے آلات کی خرید و فروخت کرنا(Singing songs and sale of its tools)

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الكِلاَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ، وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ "[22]

" حضرت عبد الرحمان بن غنم سے روایت ہےانہوں نے کہا: مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا،انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:"یقیناً میری

امت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا کاری،ریشم کا پہننا،شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے،یہ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش رکھیں گے،چرواہے ان کے مویشی چرانے کے لیے صبح و شام لائیں گے اور لے جائیں گے ،اس دوران ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ کہیں گے: تم اب واپس چلے جاؤ ہمارے پاس کل آؤ،لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو انہیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا،ان میں سے دوسروں کو بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کر دے گا وہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے"۔

حدیث میں علت(I'llat in Hadith)

امام بخاریؒ نے یہاں اس حدیث کو "قال ھشام بن عمار" کہہ کر نقل کیا ہے جو کہ علم حدیث کی اصطلاح میں "تعلیق" ہے اور تعلیق حدیثِ منقطع کی ایک نوع ہے۔ حافظ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :وَهَذَا حَدِيث صَحِيح لَا عِلّة لَهُ وَلَا مطْعن لَهُ وَقد أعله أَبُو مُحَمَّد بن حزم بالانقطاع بَين البُخَارِيّ وَصدقَة بن خَالِد[23]

"یہ حدیث صحیح ہے اس لئے کوئی علت اور نہیں ہے۔ لیکن اس کو محمد بن حزم نے معلول بنادیا ہے کہ بخاری اور صدقہ بن خالد کے درمیان انقطاع لے کے آئے ہیں"۔

علت کا اثر (Impact of I'llat)

جمہور فقہاء نے اس حدیث سے استدلال کرکے گانے بجانے کو حرام قرار دیا ہے اور اسی طرح گانے بجانے کے آلات کی خریدوفروخت کو بھی حرام

قرار دیا ہے[24]،جب کہ امام ابن حزم ظاہری نے اس حدیث کو منطقع قرار دے کر اس سے استدلال نہیں کیا اور گانے بجانے یعنی موسیقی کو حلال قرار دیا اور اسی طرح موسیقی کے آلات کی خریدو فروخت کو بھی حلال قرار دیا ہے۔[25]

(2) نماز جمعہ میں افراد کی تعداد (Number of persons in Jum'ah prayers)

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا ثَلَاثَةً وَرَابِعُهُمْ إِمَامُهُمْ"[26]

"امام زہری نے ام عبداللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "جمعہ ہر ایک گاؤں والوں پر واجب ہے اگرچہ وہ تین آدمی ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو"۔

حدیث میں علت ('Illat in Hadith)

امام دار قطنی کہتے ہیں: الزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ[27]

علت کا اثر (Impact of 'Illat)

نماز جمعہ کے واجب ہونے کے لیے افراد کی تعداد میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس حوالے سے چند اقوال قابل ذکر ہیں:

امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جمعہ چالیس سے کم افراد پر منعقد نہیں ہوتا۔[28] امام احمد بن حنبل کے نزدیک جمعہ پچاس افراد سے کم پر منعقد نہیں ہوتا۔[29]

امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمعہ چار آدمیوں سے کم پر منعقد نہیں ہوتا جن میں ایک امام اور تین مقتدی ہوں۔[30]

ماحصل (Conclusion)

جن فقہاء نے منقطع سے استدلال کیا ہے تو اس کے مقتضاء پر عمل کیا اور جنہوں نے منقطع کو نہیں لیا تو انہوں نے اپنے مذاہب پر اور دلائل پیش کیے اور منقطع حدیث کے مقتضاء پر عمل نہیں کیا۔

(3) محرم کا شکار کرنا یا دوسروں کی مدد کرنا حلال نہیں (Prohibition for a Muhrim to hunt or to assist in hunting)

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "صَيْدُ الْبَرِّ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ، أَوْ يُصَادُ لَكُمْ[31]

"جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ (جب تم حالت احرام میں ہو تو) خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک تم خود اُسے شکار نہ کرو اور یا تمہارے لیے وہ شکار نہ کیا جائے"۔

حدیث میں علت ('Illat in Hadith)

امام ترمذی کہتے ہیں: وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ۔[32] اسوجہ سے یہ حدیث مرسل ہوئی۔

علت کا اثر (Impact of 'Illat)

اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ محرم کا خود شکار کرنا یا ذبح کرنا بالاتفاق حرام ہے [لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ، فِي تَحْرِيمِ قَتْلِ الصَّيْدِ وَاصْطِيَادِهِ عَلَى الْمُحْرِمِ. وَقَدْ نَصَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا لا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ "[33](34) اسی طرح اگر محرم آدمی کسی حلال آدمی کو شکار دکھائے یا اس کا اشارہ کرے تو یہ شکار بھی حرام ہے۔(35) اختلاف اس شکار میں ہے کہ جب حلال اس کو شکار کرے اور محرم اس کا کسی طرح مدد نہ کرے نہ دلالۃً اور نہ اشارۃً۔ بعض سلف کہتے ہیں کہ محرم پر مطلقاً شکار کا گوشت حرام ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔(36) اور بعض فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ شکار کا گوشت محرم کے لیے حلال ہے ہاں اس وقت حلال نہیں ہے کہ جب معلوم ہو جائے کہ یہ شکار محرم کے لیے کیا گیا ہے یہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب ہے، ان کی دلیل یہی جابر بن عبداللہ کی حدیث ہے، معلل ہونے کے باوجود انہوں نے اسے ترک نہ کیا۔(37) امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت حلال ہے اگر اس نے حلال آدمی کی نہ تو دلالۃً مدد کی ہو اور نہ اشارۃً، اگرچہ حلال نے محرم کے لیے شکار کی ہو(38) ان کی دلیل ابو قتادۃ کی مرفوع حدیث ہے "هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا"(39)

(4) عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینا (Bathing a dead person by his wife)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَقِيعِ، فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي، وَأَنَا أَقُولُ: وَا رَأْسَاهُ، فَقَالَ: بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ ثُمَّ قَالَ: "مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي، فَقُمْتُ عَلَيْكِ، فَغَسَّلْتُكِ، وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، وَدَفَنْتُكِ(40)

"عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ جنت البقیع سے لوٹ کر آئے، پس مجھے پایا، میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! میں بھی کہتا ہوں کہ ہائے میرا سر، پھر فرمایا تجھے کیا نقصان ہے اگر تمہاری وفات مجھ سے پہلے ہوئی؟ میں خود تمہارے لیے کفن دفن کا اہتمام کروں گا، تمہیں خود غسل دوں گا، خود کفن پہناؤں گا، خود تمہارہ جنازہ پڑھوں گا اور خود دفن کروں گا"۔

حدیث میں علت (Illat in Hadith)

اس حدیث میں علت تدلیس ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد ابن اسحاق امام المغازی تھا جو سچا تھا مگر مدلّس تھا۔(41)

علت کا اثر (Impact of 'Illat)

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ میت کو غسل دینا واجب ہے(42) اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے(43) مگر اختلاف اس میں ہے کہ شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں دو اقوال ہیں۔

پہلا قول:

شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔ یہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب ہے(44) انہوں نے محمد بن اسحاق کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

دوسرا قول:

شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا، یہ امام ابو حنیفہ اور امام ثوری کا مذہب ہے اور امام احمد بن حنبل سے بھی ایک قول منقول ہے۔ انہوں نے محمد بن اسحاق کی روایت سے استدلال نہیں کیا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ موت ایک ایسی فرقت ہے کہ اس کی وجہ سے شوہر کے لیے اپنی بیوی کی بہن حلال ہو جاتی ہے اور اگر اس کی چار بیویاں ہوں تو وہ شوہر ایک اور نکاح بھی کر سکتا ہے، پس شوہر کے لیے اپنے بیوی کو چھونا اور دیکھنا حرام ہے جیسا کہ طلاق میں ہے۔(45)

(5) دھوپ میں رکھے ہوئے پانی سے وضو کا بیان(*Performing ablutions with sun heated (water*

عَنْ خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَخَّنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَا فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ.(46)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے دھوپ میں پانی رکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کر اے حُمیراء(چھوٹی سرخ و سفید رنگت والی) کیوں کہ ایسا کرنا برص کا باعث ہے"۔

حدیث میں علت (*'Illat in Hadith*)

اس حدیث کا راوی خالد بن اسماعیل متہم بالکذب ہے،اس کے بارے میں امام دارقطنی کہتے ہیں:خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَتْرُوكٌ(47)

علت کا اثر(*Impact of 'Illat*)

فقہاء کا دھوپ والی پانی پر وضو کرنے میں اختلاف ہے۔امام ابو حنیفہ،امام مالک،امام احمد اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ دھوپ میں رکھے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ نہیں ہے۔انہوں نے اس حدیث سے استدلال نہیں کیا ہے اور بعض شوافع کے ہاں دھوپ والی پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔(48)

(6) پگڑی پر مسح کرنا(Touching the Turban during ablutions)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ.[49]

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا،انہیں وہاں سخت سردی لگی پس جب وہ لشکر واپس ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس سردی کی شکایت کی،تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کریں" ۔

حدیث میں علت(Illat in Hadith)

صحتِ حدیث کے لیے ضروری ہے کہ راوی کا اپنے شیخ سے سماع ثابت ہو۔ اگر سماع ثابت نہ ہو تو حدیث منقطع ہو گی۔جن محدثین کے ہاں راشد کا اپنے شیخ ثوبان سے سماع ثابت ہے انہوں نے اس حدیث کو متصل قرار دیا ہے۔ابن حجر کہتے ہیں:راشدبن سعد روی عن ثوبان[50] اور جن کے ہاں راشد کا سماع ثابت نہیں انہوں نے اس حدیث کو منقطع قرار دیا ہے۔ابن ابی حاتم کہتے ہیں:رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ[51]

علت کا اثر(Impact of Illat)

عمامہ پر مسح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔امام سفیان ثوری،امام اوزاعی،امام احمد بن حنبل،ابو ثور اور ابن جریر کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز

ہے[52]،ان کا استدلال یہی مذکورہ حدیث ہے کیوں کہ ان کے ہاں سماع ثابت ہے اور حدیث متصل ہے[53] جب کہ امام ابو حنیفہ،امام مالک،امام شافعی

اور بہت سے فقہاء کے نزدیک عمامہ پر مسح جائز نہیں ہے[54] کیوں کہ ان کے ہاں یہ حدیث منقطع ہے۔

(7) مستعمل پانی سے پاکی حاصل کرنا (Getting cleanliness with used water)

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ مَسْحَ الرَّأْسِ فَذَكَرَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَوَجَدَ فِي لِحْيَتِهِ بَلَلًا فَلْيَأْخُذْ مِنْهُ وَيَمْسَحْ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُهُ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَلَلًا فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.[55]

"ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو میں سر کا مسح بھول جائے اور پھر یاد آجائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو، پس اگر وہ اپنے داڑھی میں تری پائے تو اس سے سر کا مسح کر لے پس یہ جائز ہو جائے گا اور اگر وہ تری نہ پائے تو پھر وضو اور نماز کا اعادہ کرے"۔

حدیث میں علت (*'Illat in Hadith*)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ نَهْشَلُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ(56)

علت کا اثر(*Impact of 'Illat*)

مستعمل پانی کے مطہر ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام نخعی، امام زہری، امام حسن، امام عطاء، امام مکحول اور امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق مستعمل پانی مطہر یعنی پاک کرنے والی ہے اور ان کی دلیل یہی مذکورہ حدیث ہے جب کہ امام اوزاعی، امام ابو حنیفہ، امام شافعی کے ظاہر مذہب اور امام مالک کی ایک روایت کے مطابق مستعمل پانی خود تو پاک ہے لیکن پاک کرنے والی نہیں ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال نہیں کیا ہے۔ (57)

خلاصہ بحث

علل الحدیث، حدیث کا ایک پیچیدہ اور مشکل موضوع ہے۔ اگر ایک طرف حدیث کی سند اور متن میں علت کی نشاندہی کرنا انتہائی مشکل کام ہے تو دوسری طرف انہی معلل روایات کی بناء پر مستنبط فقہی احکام کی نشاندہی کرنا بھی اہم امور میں سے ایک ہے۔ فقہاء کی بہت سی اختلافی اقوال انہی معلول روایات پر مبنی ہیں جن میں سے کئی ایک کی نشاندہی اس مقالہ میں کی گئی ہے۔

حوالہ جات(*References*)

1 :ابوالبقاء، ایوب بن موسیٰ، الکلیات معجم فی المصطلحات والفروق اللغویہ، المحقق: محمد المصری(مؤسسہ الرسالہ، بیروت، بدون تاریخ)ص370، فصل الحاء۔

2: سورۃ طٰہٰ 20: 9

3: ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری(دار المعرفہ، بیروت، 1379ھ) کتاب العلم، باب: الحرص علی الحدیث، حدیث: 99۔

4: ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، المحقق: عبد الرحمٰن بن محمد(دار الکتب، بیروت، 1408ھ=1988ء)ص6، ج18۔

5: السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن، فتح المغیث، المحقق: حسین علی۔ طبع اول(مکتبہ السنہ، مصر، 1424ھ=2003ء)ص22، ج1۔

6: ابن فارس، احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، المحقق: عبدالسلام محمد ہارون(دارالفکر، بیروت، 1399ھ=1979ء) ص12، ج4۔

7:الحاکم، محمد بن عبداللہ، معرفۃ علوم الحدیث، المحقق:السید معظم حسین، طبع دوم(دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1397ھ=1977) ص119۔

8:ابن الصلاح، عثمان بن عبدالرحمن، مقدمہ ابن الصلاح، المحقق:نورالدین عتر(دارالفکر المعاصر، بیروت، 1406ھ=1986ء) ص90۔

9: ابن حجر، احمد بن علی، النکت علی کتاب ابن الصلاح، المحقق:ربیع بن ہادی، طبع اول(جامعۃ الاسلامیہ، مدینہ، 1404ھ=1984ء) ص771، ج2۔

10: ایضاً ص747، ج2۔

11: ایضاً

12:مقدمہ ابن الصلاح، ص91۔

12:النکت، ص747، ج2۔

13:النکت، ابن حجر، 2: 748

14: ایضاً

15: القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم(دار احیاء التراث العربی، بیرات، بدون تاریخ) کتاب الصلاۃ، باب: حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ، حدیث:399۔

16: البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ: مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ، حدیث:743۔۔۔۔۔۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب: حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ، حدیث:399۔

17:النکت، ص748، ج2۔

18:سورۃ ھود11: 91

19:سورۃ بنی اسرائیل17: 44

20:آمدی، علی بن ابی علی، الاحکام فی اصول الاحکام، المحقق:عبدالرزاق عفیفی(المکتب الاسلامی، بیروت، بدون تاریخ) ص6، ج1۔

21:الزرکشی، محمد بن عبداللہ، البحر المحیط فی اصول الفقہ، طبع اول(دارالکتبی، 1414ھ=1994ء) ص34، ج1۔

22: صحیح البخاری، كِتَابُ الأَشْرِبَةِ۔ باب: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، حدیث:5590

23: ابن حجر، احمد بن علی، تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری، المحقق: سعید عبد الرحمن موسی القزقی۔ طبع اول(المکتب الاسلامی، بیروت، 1405ھ) ص22، ج5۔

24:فتح الباری، ص442،ج2۔

25 :ابن حزم، علی بن احمد، المحلی بالآثار (دارالفکر، بیروت، بدون تاریخ) ص565، ج7۔

26:الدار قطنی، علی بن عمر، سنن دار قطنی، كِتَابِ الْجُمُعَةِ، بَابُ :الْجُمُعَةِ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ، حدیث:1594۔

27:ایضاً

28:ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، المغنی، (مکتبہ القاہرہ، 1388ھ=1968ء) ص243، ج2۔

29:ایضاً ص243، ج2۔

30:ایضاً ص244، ج2۔

31:ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد، صحیح ابن حبان، كِتَابُ الْحَجِّ، باب:ما يباح للمحرم وما لا يباح، حدیث:3971۔

32: الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، المحقق: بشار عواد، باب:مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ، حدیث:846۔

33:المائدۃ5 :95

34: المغنی، ص 288، ج3

35:المغنی، ص 288، ج3۔

36:ایضاً

37:ایضاً ص289، ج3۔

38:ایضاً ص290، ج3۔

39: صحیح مسلم، کتاب الحج، بَابُ: تَحْرِيمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ، حدیث:1196۔

40: ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا، حدیث:1465۔

41:ابن حجر، احمد بن علی، تقریب التھذیب، المحقق: محمد عوامہ، طبع اول (دارالرشید، سوریا، 1406ھ=1986ء) ص467

42:السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط (دارالمعرفہ، بیروت، 1414ھ=1993ء) ص58، ج2۔

43:الجصاص، احمد بن علی، شرح مختصر الطحاوی، المحقق: عصمت اللہ عنایت اللہ محمد، طبع اول (دارالبشائر الاسلامیہ، 1431ھ=2010ء) ص204، ج2۔

44:ابن قدامہ، عبدالرحمٰن بن محمد، الشرح الکبیر علی متن المقنع (دارالکتاب العربی للنشر والتوزیع، بدون تاریخ) ص312، ج2۔

45:ایضاً

46:الدار قطنی، علی بن عمر، سنن دار قطنی، کتاب الطہارۃ، باب:الْمَاءِ الْمُسَخَّنِ، حدیث:86۔

47:ایضاً ص50،ج1۔

48:نووی، یحییٰ بن شرف، المجموع، کتاب الطهارة۔ باب:مَا يَجُوزُ بِهِ الطَّهَارَةُ من المياه وما لا يجوز (دارالفکر، بیروت، بدون تاریخ) ص88،ج1۔

49:ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، المحقق: محمد محیی الدین، کتاب الطهارة، باب:الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ، حدیث:146۔

50:ابن حجر، احمد بن علی، تهذیب التهذیب، طبع اول، ترجمہ:432(دائرۃ المعارف النظامیہ، ہند، 1326ھ) ص225،ج3۔

51:ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد، المراسیل، المحقق: شکراللہ نعمت اللہ قوجانی، طبع اول، ترجمہ:207،(مؤسسہ الرسالہ، بیروت، 1397ھ) ص59،ج1۔

52:المجموع، ص407،ج1۔

53:الماوردی، علی بن محمد، الحاوی الکبیر، المحقق:الشیخ علی محمد معوض، باب المسح علی الخفین، طبع اول(دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1419ھ=1999ء) ص355،ج1۔

54:الطحاوی، احمد بن محمد، مختصر اختلاف العلماء، المحقق: عبداللہ نذیر احمد، باب:في المسح على العِمَامَة، الطبعة الثانية،(دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، 1417ھ) ص145،ج1۔

55:الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، المحقق: طارق بن عوض اللہ، باب:مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ، حدیث:7573۔

56:الہیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، المحقق: حسام الدین القدسی، باب:بَابٌ فِيمَنْ نَسِيَ مَسْحَ رَأْسِهِ، حدیث:1243۔

57:المغنی، ص16،ج1۔